السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فَاِنِّی قَدْ سَئَلْتُکَ حِیْنَمَا زُرْتُکَ قَبْلَ شَہْرٍ عَنْ حُکْمِ سُتْرَةِ الْمُصَلّیْ ہَلْ ہِیَ وَاجِبَةٌ اَمْ مُسْتَحَبَّةٌ وَعَنْ حُکْمِ نَصْبِہَا فِیْ دَاخِلِ الْمَسْجِدِ اَمَامَ الْمُصَلِّیْنَ فَقَدْ اَرْشَدْتَنِیْ اِلٰی رِوَایَةِ مُسْنَدِ الْبَزَّارِ الَّتِیْ ذَکَرَہَا الْحَافِظُ فِی الْفَتْحِ مُشِیْرًا اِلٰی اَنَّہَا لَمْ تَکُنْ اَمَامَ النَّبِیِّ ﷺ کَمَا قَالَ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَعُلِمَ اَنَّہَا مُسْتَحَبَّةٌ وَلٰکِنَّ صَاحِبَ الْمِرْعَاةِ اَجَابَ عَنْ حَدِیْثِ الْبَزَّارِ بِقَوْلِہٖ : ''لَیْسَ الْمُرَادُ فِیْہَا نَفْیَ السُّتْرَةِ مُطْلَقًا بَلْ اَرَادَ نَفْیَ السُّتْرَةِ الَّتِیْ تَحُوْلُ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَہٗ کَالْجِدَارِ الْمُرْتَفِعِ الَّذِیْ یَمْنَعُ الرُّؤْیَةَ ۔ وَقَدْ صَرَّحَ بِمِثْلِ ہٰذَا الْعِرَاقِیُّ'' اِنْتَہٰی ۔ فَہَلْ قَوْلُ صَاحِبِ الْمِرْعَاةِ وَالْعِرَاقِیِّ صَحِیْحٌ جَدِیْرٌ بِالْقَبُوْلِ اَمْ لَا ؟ وَقَدْ مَالَ الْکِرْمَانِیُّ وَالْعَیْنِیُّ اِلٰی اَنَّ غَیْرَ ۔ صِفَةٌ لِمَوْصُوْفٍ مَحْذُوْفٍ لِیُطَابِقَ الْحَدِیْثُ تَبْوِیْبَ الْبُخَارِیِّ فَہَلْ قَوْلُہُمَا صَحِیْحٌ ؟

وَاَیْضًا ہَلْ ثَبَتَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّ الصَّحَابَةَ کَانُوْا یَرْکُزُوْنَ اَمَامَہُمُ السُّتَرَ فِیْ دَاخِلِ الْمَسَاجِدِ مُہْتَمِّیْنَ بِہٖ یَنُوْا تُوْجَرُوْا عِنْدَا

میں نے ایک ماہ قبل جب آپ سے ملاقات کی تھی تو آپ سے نمازی کے سترہ کے حکم کے متعلق سوال کیا تھا کہ کیا وہ واجب ہے یا مستحب ہے ۔ اور نمازیوں کے آگے مسجد کے اندر اس کو نصب کرنے کا حکم پوچھا تھا تو'' آپ نے مسند بزار کی روایت کی طرف میری راہنمائی فرمائی تھی وہ روایت جس کو حافظ نے فتح میں ذکر کیا ہے اشارہ کرتے ہوئے کہ وہ نبی ﷺ کے سامنے نہیں تھا جس طرح شافعی اور بیہقی نے کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں پس معلوم ہوا کہ سترہ مستحب ہے لیکن صاحب مرعاۃ نے اپنے اس قول کے ساتھ بزار کی حدیث کا جواب دیا ہے اس میں مطلقاً سترہ کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ اس نے اس سترہ کی نفی مرادلی ہے جو ان کے درمیان اور آپ ﷺ کے درمیان ہو اور وہ بلند دیوار کی طرح ہو جو کہ دیکھنے کو مانع ہو اور اسی کی مثل عراقی نے صراحت کی ہے تو کیا صاحب مرعاۃ اور عراقی کا قول صحیح ہے قابل قبول ہے یا نہیں اور کرمانی اور عینی اس طرف مائل ہوئے ہیں کہ لفظ غیر موصوف محذوف کی صفت ہے تاکہ حدیث تبویب بخاری کے مطابق ہو جائے تو کیا ان دونوں کا قول صحیح ہے اور اسی طرح کیا حدیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما مساجد کے اندر اپنے سامنے اہتمام سے سترہ لگایا کرتے تھے''؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اَلْاَوَّلُ : عَنْ قَوْلِ بَعْضِ اَہْلِ الْعِلْمِ : لَیْسَ الْمُرَادُ فِیْہَا نَفْیَ السُّتْرَةِ مُطْلَقًا ، بَلْ اَرَادَ نَفْیَ السُّتْرَةِ الخ ہَلْ ہُوَ صَحِیْحٌ جَدِیْرٌ بِالْقَبُوْلِ ؟ الخ

اَلثَّانِیْ : عَنِ الصَّحَابَةِ ہَلْ کَانُوْا یَرْکُزُوْنَ اَمَامَہُمُ السُّتَرَ فِیْ دَاخِلِ الْمَسَاجِدِ ؟

وَالْجَوَابُ کَمَا یَأْتِیْ بَعْدُ بِتَوْفِیْقِ ا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَعَوْنِہٖ ۔

(1) لَیْسَ بِصَحِیْحٍ ، وَلَا جَدِیْرٍ بِالْقَبُوْلِ اِذْ لَا دَلِیْلَ عَلَیْہِ ، وَتَبْوِیْبُ الْبُخَارِیِّ ، وَمَیْلَانُ الْکِرْمَانِیِّ وَالْعَیْنِیِّ اِلٰی مَا مَالَا اِلَیْہِ لَیْسَا مِنَ الْاَدِلَّةِ فِیْ شَیْئٍ ، وَقَوْلُ بَعْضِہِمْ : فَاِنَّ التَّعَرُّضَ لِنَفْیِ الْجِدَارِ خَاصَّةً یَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ کَانَ ہُنَاکَ شَیْئٌ مُغَایِرٌ لِلْجِدَارِ الخ مِنْ بَابِ الْاِسْتِدْلَالِ بِمَفْہُوْمِ اللَّقَبِ ، وَلَیْسَ بِحُجَّةٍ بِالْاِتِّفَاقِ ، وَانْظُرْ لِذٰلِکَ اِرْشَادَ الْفُحُوْلِ ۔

ہٰذَا وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِہٖ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ یَحْیٰی بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : صَلّٰی رَسُوْلُ ا ﷺ فِیْ فَضَائٍ لَیْسَ بَیْنَ یَدَیْہِ شَیْئٌ ۔ (۲۷۸/۱) وَہُوَ اَیْضًا دَلِیْلُ عَدَمِ وُجُوْبِ السُّتْرَةِ ۔

(2) کَانَ کِبَارُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ یَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ ، وَفِی النُّسْخَةِ الْمَطْبُوْعَةِ لِلْمُصَنَّفِ لِابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ : حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ : رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَدْ نَصَبَ عَصًا یُصَلِّیْ اِلَیْہَا ۔ ((۲۷۷/۱) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ : نَا وَکِیْعٌ عَنْ ہِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا لَمْ یَجِدْ سَبِیْلًا اِلٰی سَارِیَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ قَالَ لِیْ : وَلِّنِیْ ظَہْرَکَ ۔ (۲۷۹/۱

(وَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَہَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ عُبَیْدِ ا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُقْعِدُ رَجُلًا ، فَیُصَلِّیْ خَلْفَہٗ وَالنَّاسُ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِکَ الرَّجُلِ ۔ (۲۸۰/۱

ہٰذَا وَاَحَادِیْثُ السُّتْرَةِ الْمَرْفُوْعَةِ ، وَالنَّاہِیَةُ عَنِ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ لَمْ تُفَرِّقْ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَغَیْرِہٖ ، وَا اَعْلَمُ

آپ نے مجھ سے دو چیزوں کا سوال کیا ہے ۔

اولاً : بعض اہل علم کے قول کے متعلق کہ اس میں مطلق سترہ کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ اس نے اس سترہ کی نفی مرادلی ہے الخ کیا وہ صحیح ہے قابل قبول ہے ؟

الثانی : آپ نے صحابہ کے متعلق پوچھا ہے کہ وہ مساجد کے اندر اپنے سامنے سترہ لگاتے تھے ؟ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق اور مدد سے جواب آرہا ہے ۔

(۱) صحیح نہیں ہے اور نہ ہی قابل قبول ہے اس لیے کہ اسکی دلیل نہیں ہے اور بخاری کا باب قائم کرنا اور کرمانی اور عینی کا میلان جس طرف وہ دونوں مائل ہوئے ہیں دلیل نہیں بنتے اور ان کے بعض کا کہنا کہ خاص طور پر دیوار کی نفی کرنا اس چیز کی دلیل ہے کہ وہاں دیوار کے علاوہ کوئی چیز تھی ۔ تو اس دلیل کا تعلق مفہوم لقب سے ہے اور یہ بالاتفاق حجت نہیں ہے اس کے لیے ارشاد الفحول دیکھو۔

اورابن ابی شیبہ نے کہااپنے ''مصنف'' (۲۷۸/۱) میں ہم کوابومعاویہ نے بیان کیا وہ حجاج سے بیان کرتے ہیں وہ حکم سے وہ یحییٰ بن جزار سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس نے کہا نبی ﷺ نے کھلی جگہ میں نماز پڑھی آپ کے سامنے کچھ بھی نہیں تھا۔ اور یہ بھی سترہ کے واجب نہ ہونے کی دلیل ہے۔

نبی ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما ستونوں کے لیے جلدی کرتے مصنف ابن ابی شیبہ (۲۷۷/۱) کے ایک مطبوعہ نسخہ میں ہے ''ہم کو عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا وہ اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان (۲) کرتے ہیں اس نے کہا میں نے انس بن مالک کو مسجد حرام میں دیکھا اس نے ایک لاٹھی کو گاڑھا ہوا تھا اس کی طرف نماز پڑھ رہا تھا''۔

اور (امام ابن ابی شیبہ) فرماتے ہیں کہ ہم کوابوبکر نے بیان کیا اس نے کہا ہم کو وکیع نے حدیث سنائی وہ ہشام بن غاز سے وہ نافع سے بیان کرتے ہیں اس نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما تھے جب مسجد کے کسی ستون کو نہ پاتے تو مجھے فرماتے میری طرف اپنی پٹھ کرلے۔

اور (امام ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں) ہم کو عبدالوہاب الثقفی نے بیان کیا وہ عبیداللہ سے وہ نافع سے بیان کرتے ہیں بے شک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کو بٹھاتے پس اس کے پیچھے نماز پڑھتے اور لوگ اس آدمی کے آگے سے گزرتے۔

یہ احادیث اور تمام سترہ کی مرفوع احادیث نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت میں مسجد اور مسجد کے باہر کوئی فرق نہیں کرتیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

سترہ کا بیان ج1ص123

محدث فتویٰ